اِشَاعَةُ السُّنَّةِ النَّبَوِیَّةِ

عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالتَّحِیَّة

نمبر اول دوم سوم — جلد ۱۹ نہم

معہ

ضَمِیمَہ مُتَضَمِّن مَسَائِل مَذہَبِ مُحَدِّثِین اَہلُ السُّنَّة

بابت سنہ ۱۳۱۳ھ مطابق سنہ ۱۸۹۶ء

اصول و ضوابط و شرح قیمت رسالہ و ضمیمہ

(۱) یہہ رسالہ اور اسکا ضمیمہ دونو ماہواری ہین (۲) ضمیمہ اکثر رسالہ سی علٰحدہ شائع ہوتا ہی (۳) ضمیمہ رسالہ سی علٰحدہ فروخت نہین ہوتا۔ رسالہ بدون ضمیمہ ملسکتا ہی (۴) رسالہ کی اصول و اغراض ذیل ہین۔

(الف) اصول اسلام اور اسکے فروع عظام سے خصوصًا جو متعلق معاشرت ہون بحث کرنا۔

(ب) اہل اسلام کے مختلف فرقون کی باہمی اتحاد و اتفاق مین کوشش کرنا۔

(ج) مسلمانون کی دنیاوی ترقی کے مضامین شائع کرنا۔

(د) پولٹیکل مضامین سے جنکو مذہب سے تعلق ہو بحث کرنا اور قوم کی مذہبی ضرورتون کو گورنمنٹ مین پیش کرنا اور گورنمنٹ کے حقوق سے جنکی مذہب مین ہدایت ہی قوم کو آگاہ کرنا۔

(۵) ضمیمہ کا فرض صرف مسائل فرعیہ مذہب محدثین سے بحث کرنا ہے۔

(۶) قیمت رسالہ عمومًا عہ سالانہ ہی خواص (رؤسا اہل اسلام) بنظر اعانت للعہ عنایت فرماتے ہین بعض اشخاص سے جنکی آمدنی چالیس للعہ روپیہ ماہوار سے زیادہ نہین رعایۃً چھ روپیہ لیے جاتے ہین۔ جنکی آمدنی دس روپیہ سے زیادہ نہین اُنسے تین روپیہ جو دس عہ روپیہ ماہوار بھی آمدنی نہین رکھتے پر علمی بضاعت رکھتے اور اس رسالہ کی اشاعت کرتے ہین اُنسے دعا خیر ضمیمہ کی عام قیمت تین روپیہ ہی خاص چھہ روپیہ رعایتی عہ ادنے ۱۲ آخری ثواب آخرت۔

(۷) ان مراتب خمسہ کا تصفیہ و تقرری خریدارون کے بیان یا ایمان پر ہے۔

(۸) خط و کتابت و ارسال زر مہتمم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل ہونا چاہی۔

(۹) سبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہو گا۔

ابو سعید محمد حسین مہتمم رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور محلہ سید مٹھہ

مطبوعہ مطبع انجمن پنجاب لاہور

اشتہار

انگریزی حصہ اشاعۃ السنۃ کا (جو مضمون نمبر ۴ نواب صاحب بھوپال اور انکو اسلامی یا ملکی بھائی کا ترجمہ ہے) کمپوز ہو رہا ہی جو عنقریب چھپ کر شائع ہوگا۔ اسکی عام قیمت عہ رعایتی ۸

تصحیح غلطی

سرورق رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۱۸ مین اشتہار کشتہ طلا مین بجائے فی تولہ فی ماشہ صحیح سمجھنا چاہیے۔

۱۹۵

اشاعۃ السنۃ النبویہ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ

نمبر ہفتم وہشتم ونہم معہ جلد نہم

اطلاع

رسالہ "اقتصاد فی مسایل الجہاد" جسکی طرف بارہا برس سے ناظرین کی آنکھین لگ رہی تھین ۸۴ صفحہ مین ڈبی کاغذ پر چھپکر تیار ہے جسکی عام قیمت ۸؍ ہے اور خاص قیمت جو خاصکر مسلمانان اہل سنت سے لیجائیگی عہ؍ ہے خریداران اشاعۃ السنۃ کو اسکا ایک حصہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ کے ساتھ وصول ہوا ہے باقی بھی عنقریب نمبر ۱۰ کے ساتھ وصول ہوگا۔

اس رسالہ کا انگریزی ترجمہ بھی دو ثلث تک ہو چکا ہے اسکے چھپنے میں صرف فلوس کی دیر ہے خریداران اشاعۃ السنۃ اسکی قیمت واجبی جلد ارسال کرین یا اقتصاد اردو کو جلد فروخت کرائین تو انگریزی ترجمہ کی جلد اشاعت ہو

التماس

مضمون تمہید کو (جو صفحہ آیندہ پر ہے) ناظرین پسند کرین تو اسکے ساتھ یہ بھی یقین کرلین کہ اس قسم کے مضامین اصلاح حالت قوم کا صرف اردو مین شایع ہونا چندان کافی فایدہ نہین دیتا اور گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ کی نظر سے اصل مضامین پورے پورے اور جلد وہی گزرتے ہین جو انگریزی مین ہون۔ ولیکن انگریزی مین ان مضامین کی اشاعت فلوس پر موقوف ہے اور اشاعۃ السنۃ کی فنڈ مین جسقدر فلوس ہین وہ خریداران و معاونین کو انکے گریبانو مین منہ ڈالنے سے بخوبی نظر آسکتے ہین۔

خریداران اشاعۃ السنۃ کا یہ حال ہے کہ بیرنگ خطوط تقاضا کے جواب تک نہین دیتے چہ جائیکہ فلوس۔

پس کیا تو خریداران اشاعۃ السنۃ اس بیمروتی اور ناہمدردی کو دور کرین اور جنکے ذمہ جو کچھ باقی ہے وہ ارسال کرین۔ اسمین ہم انگریزی کا کام چلالینگے ایسا نہو (اور امید بھی نہین کہ ہو) تو مناسب ہے کہ بعض بھی خواہان قوم اشاعت مضامین انگریزی کیلیے خاص چندہ جمع کرکے ایک فنڈ مقرر کرین جس سے انگریزی کا کام ہو اور اسکی نفع و نقصان کے وہی لوگ مالک و مستحق رہین جو چندہ دین۔ اشاعۃ السنۃ کو اس سے کوئی خاص تعلق نہو جو لوگ اس تجویز کو پسند کرین خاکسار سے خط و کتابت کرین

ابو سعید محمد حسین لاہوری
وکٹوریہ پریس لاہور مین چھپا
مہتمم اشاعۃ السنۃ لاہور دہلی دروازہ

تمہید ضروری

لایق ملاحظہ گورنمنٹ و اعیان اہلحدیث

ہماری بعض ناظرین جو اسلام کے ملکی و قومی اصول و ہدایات سے واقف نہین شاید مضامین مندرجہ نمبر ۲ وغیرہ کو بلا ضرورت و خالی از فایدہ سمجھین اور ان کو اشاعۃ السنۃ کی فرض منصبی سے اجنبی خیال کرین - ان حضرات کی افہام و قطع اعتراض و کلام کی لیے ہم اُن مضامین سے پہلی تمہید ذیل پیش کرتے ہین -

کسی قوم کی قومی ترقی (جسمین مذہبی ترقی بھی شامل ہے) دنیاوی اسباب سے قطع تعلق کرنے سے نہین ہوئی اور نہ ہوسکتی ہے - اور موجودۃ الوقت سلطنت سے ارتباط اور اسکی پالیسی کی مراعاۃ اور اُسکے حضور مین اظہار عقیدت و انقیاد اور ارکان سلطنت سے رابطہ محبت و اتحاد اسباب دنیاوی سے ایک عمدہ اور قوی التاثیر سبب ہے - یہ دونو اصول بدیہی ہین جنکے اثبات کی ضرورت نہین ہے - و مع ہذا ہماری مضمون "دُنیا" مین جو عنقریب شایع ہوگا اسکا کافی ثبوت ناظرین کو ملیگا -

اہل اسلام ان اصول کیطرف ایکمدت تک متوجہ نہوئی تو وہ اپنی قومی ترقی مین اور معاصر اقوام سے بہت پیچھے رہگئی ہین علی الخصوص اہلحدیث جو اس ترقی کے میدان مین ایک قدم بھی نہین چلے بلکہ انکو مذہبی ترقی مین (جسکے وہ طالب و مدعی تھی) بھی سخت موانع پیش آئی اور ابتک موجود ہین -
تمام مسلمانون کو بعض خیرخواہان اسلام نے ان اسباب دنیاوی کیطرف متوجہ کیا تو انہون نے کسیقدر اپنا آپ سنبھالا - اور اس قومی ترقی کا کچھ حصہ لیا - مگر ہماری گروہ اہلحدیث نے نہ انکا کہا مانا اور نہ ان کے گروہ اہلحدیث سے کوئی ایسا ریفارمر ظاہر ہوا جو انکو اس ترقی کی اسباب دنیاوی کیطرف توجہ دلاتا لہذا انکو بجاے ترقی تنزل کا مونہہ دیکھنا پڑا -
اس گروہ کی علما و مصنفین کا خیال صرف مذہبی کتب کے درس اور مذہبی مسایل کی تصنیف کیطرف

۱۶۱

متوجہ رہا۔ اور انکی وعظون اور رسالون کو صرف مذہبی مسایل کی تعلیم و ترویج کا خیال رہا۔ یہ خیال کسیکو پیدا نہوا کہ مذہب بلا استعانت اسباب حسن معاشرت چل نہین سکتا۔ اور سلطنت وقت کے حضور مین اظہار عقیدت اور ارکان سلطنت سے ارتباط و موانست اسباب دنیاوی کے اعلی سبب ہین۔ اسی بیخیالی مین وہ اپنی مسجدون مین صحیح بخاری کا درس کرتے رہے یا کسی حجرہ مین خلوت گزین ہو کر یا حی یا قیوم پڑہتے رہے اور کسی سے منجملہ اعیان ملک یا ارکان سلطنت ارتباط و اتحاد کا تعلق پیدا کیا اور نہ کسی کے آگے اپنی عقیدت و اطاعت سلطنت کا اظہار کیا تو ان کے حریفون نے (جو انہی کے اسلامی بہائی تھی مگر مسلمانون کی بدگوئی و مخبری کو وہ اپنی معاش کا ذریعہ سمجھتے تھے یا فروعی مخالفت مذہبی کے سبب وہ اس گروہ کی بدگوئی کو اپنا دین خیال کرتے تھے) بعض اعیان ملک و ارکان سلطنت کو یہ سمجہایا کہ یہہ لوگ اپنے درسون اور مجلسون مین گورنمنٹ کے مخالف امور بیان کرتے ہین۔ اور اپنے دلونمین گورنمنٹ کا بغض رکھتے ہین اور اپنی خلوتون مین گورنمنٹ کے حقمین بددعا کرتے ہین و علی ہذا القیاس۔ جسکا نتیجہ ایک مدت کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ یہ فرقہ عموماً متعصب سمجہا گیا اور عام عہدہ داران گورنمنٹ مین جو اس فرقہ کے اصول و مذہب سے آشنا نہ تھے یہ فرقہ بدخواہ سلطنت خیال کیا گیا۔ و بناءً علیہ انکی مجلسون اور خلوتون کی نگرانی شروع ہوئی۔ اور انکی قومی اور مذہبی کامون مین کس و ناکس کیطرف سے مزاحمت ہونے لگی۔ اپنے اسلامی بہائیون کی (جو صرف بعض فروعات مین انکے مخالف تھے) ہاتھون سے وہ تکالیف پانے لگے۔ عدالتون مین گئے تو وہان سے اسی اتہام بیجا کے سبب بلا حقرسی واپس آئے۔ پھر تو ان سے درس صحیح بخاری چھوٹنے اور وظیفہ یا حی یا قیوم بھولنے لگا اور انکی مذہبی ترقی کا بھی تنزل ہو گیا۔

انکا اور انکے حریفون کا یہ حال دیکھکر اس قوم کے خادم و وکیل اڈیٹر اشاعۃ السنہ کو یہہ تعجب انگریز خیال پیدا ہوا کہ ہندوستان کے تمام طبقات رعایا سے صرف ایک یہی فرقہ ”اہلحدیث“ ہے جو اس سلطنت کے زیر سایہ رہنے کو بلحاظ امن و آزادی مذہبی اسلامی سلطنتون کے زیر سایہ رہنے سے بھی بہتر جانتا ہے کیونکہ اس فرقہ کو بجز اس سلطنت کے کسی اور سلطنت مین (اسلامی کیون نہو) *

* اسکی تصدیق گورنمنٹ کو اہلحدیث کی اس درخواست سے ہو سکتی ہے جو اشاعۃ السنہ نمبر ۱۱ جلد ۶ مین شائع ہوئی ہے اور وہ بواسطہ گورنمنٹ ممالک مغرب و شمال و اودہ جناب لارڈ ڈفرن وائسرائے سابق کے حضور مین پیش ہو چکی ہے (دیکھو یادداشت دفتر گورنمنٹ مغرب و شمال و اودہ پولیٹکل ڈیپارٹمنٹ مورخہ ۳ [illegible]

47 / II / 17-34-4

پوری آزادی حاصل نہین ہی۔ بانیہمہ یہی فرقہ بدخواہ سلطنت متصور ہو تو کمال تعجب کا محل ہی اور ان
ابیات کا مصداق ؎ ور دہر بود من ہیچ وانہم کافر الخ۔ ؎ پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز الخ۔
اور ایسے اکابر فرقہ اہلحدیث کا ساکت ہو رہنا اور اس اتہام کا قولاً و عملاً جواب پیش نکرنا اور بھی تعجب و بکمال افسوس کا محل ہی
اس خیال ہی سے اس نے اپنی خواب غفلت مین سونیوالی قوم کو جگایا۔ اور ان اصول صحیحہ کیطرف توجہ دلانا شروع
کیا۔ اور آدہر اپنی مہربان گورنمنٹ سے (جسکے شاہانہ فیض و مربیانہ عاطفت کا دروازہ تمام وفادار
رعایا کے لئے یکسان کھلا ہی) ارتباط اور ارکان سلطنت سے رابطہ ملاقات پیدا کیا۔ قوم کے
وفادارانہ و مطیعانہ خیالات کو گورنمنٹ تک پہنچایا اور گورنمنٹ کی نظر عنایت شاہانہ کو قوم کیطرف
متوجہ کیا۔ اور اسباب مین متعدد مضامین اشاعۃ السنۃ مین درج کئے (جو وقتاً فوقتاً قوم اور گورنمنٹ
مین عزت و اعتبار کی نظر سے دیکھے گئے۔ انہی مضامین کے سلسلہ مین بلکہ ان مضامین کا نتیجہ و لازمہ
یہ مضامین ہین جو نمبر ۶ وغیرہ مین اب درج رسالہ ہوئی ہین اب ناظرین انصاف سے کہین کہ یہ مضامین
بلاضرورت و خالی از فایدہ ہین یا انکا فایدہ و ضرورت صرف مذہبی مسایل کی اشاعت کی ضرورت سے بڑھکر
اس تمہید کو پڑھکر امید ہی ہماری اخوان اہلحدیث خصوصاً ان کی اکابر و رہبر اس ضرورت کا بڑھ کر ہونا
تسلیم کرینگے۔ بلکہ خود بھی اشاعۃ السنۃ کی تقلید اختیار کر کے جابجا اسی قسم کی کارروائیاں شروع کر دینگے۔
واعظین و مدرسین اپنی مجالس وعظ و درس مین اور مصنفین اپنی کتب و رسایل مین اس قسم کے مضامین شایع
کرینگے اور قولاً و عملاً گورنمنٹ پر اپنے سچے اور وفادارانہ خیالات ظاہر کرنے مین سرگرمی سے کوششین
کرینگے اور تمام لوکل گورنمنٹون اور مقامی حکام وقت سے تعارف و روشناسی پیدا کر کے اپنی قوم کے
حالات و مطیعانہ خیالات سے زبانی بھی انکو آگاہ کرین گے تب وہ آزادی سے اور بلا
مزاحمت غیر اپنی مذہبی خیالات کی اشاعت پر پوری قادر ہون گے اور قومی ترقی کے حصہ دار بنینگے۔
ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ نے قوم کی مذہبی اور عام خیالات کو گورنمنٹ پر ظاہر کر دیا جسکا نتیجہ بھی عمدہ ظاہر ہو چکا جو ناظرین کو
ملاحظہ نمبر ۶ سے معلوم ہو گا مگر وہ تمام مقامی حالات قوم کو گورنمنٹ پر ظاہر نہین کر سکتا یہ انہی لوگونکا منصب ہے جو مقامی
مقتدا ہین وہ بھی براہ مہربانی اب اسطرف متوجہ ہون صرف درس و تدریس و باہمی مناظرات و مباحثات مین اپنی اوقات و تصانیف کو

* اسکی تصدیق ناظرین کو اشاعۃ السنۃ سے نہین گذشتہ خصوصاً جلد ۸ کے نمبر ۱۰ وغیرہ کے اور گورنمنٹ کو مراسلات گورنمنٹ
پنجاب مورخہ ۲۳ مئی ۱۸۸۵ء نمبر ۹۰ کے ملاحظہ سے بخوبی ہو سکتی ہے۔

ہفتم ہشتم نہم معہ جلد ہشتم

فرقہ اہل حدیث

اور

گورنمنٹ

بیّن الحمد ہر آنچیز کہ خاطر میخواست آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ جلد ۹ مین جس مژدہ کی طرف اشارہ ہوا تھا وہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۶ء کو جلوہ پذیر ہوا اور گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ پنجاب سے حکم نافذ ہوا کہ سرکاری کاغذات مین لفظ ”وہابی“ کی استعمال کو مسدود کیا جائے *

اس حکم کی وجہ اور تفصیلی کیفیت یہ ہے کہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۸ مین ایک مضمون شائع ہوا تھا جسکا ہیڈنگ (عنوان) یہ تھا۔ ”اہلحدیث کو وہابی کہنے پر اعتراض“

اس مضمون مین اولاً ثابت کیا گیا تھا کہ لفظ وہابی ایسے دو بُرے معنون مین مستعمل ہے جنسے گروہ اہلحدیث کی برارت و نفرت ثابت ہے۔ اس کے بعد یہ لکھا گیا تھا کہ لہذا اہلحدیث اپنے حق مین اس لفظ کی استعمال جائز نہین جانتے۔ اور اسکو لائبل نغط خیال کرتے ہین۔ جیسا کہ مومن لفظ کافر کو یا مسلمان لفظ حلال خور کو اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور خواص ملک سے وہ اصرار کے ساتھ یہ درخواست کرتے ہین۔ کہ وہ اس لفظ سے اس گروہ کو مخاطب نکیا کرین۔ خصوصیت کے ساتھ اُن کو مخاطب کرنا ہو تو لفظ ”اہلحدیث“ سے جو انکا پرانا خطاب ہے چنانچہ مضمون ”اہلحدیث قدیم ہین یا جدید“ جو اسی مضمون کے بعد درج رسالہ ہے مخاطب کیا کرین۔ ہرچند ہماری مہربان گورنمنٹ (جسکو گروہ اہلحدیث سے بدظنی نہین ہے اور وہ اس گروہ کو بھی ویسا ہی خیر خواہ و مطیع سلطنت سمجھتی ہے جیسا کہ اور مسلمانون کو) یہ لفظ اس گروہ کی

نسبت ان معنے کے ارادہ سے استعمال نہین کرتی - صرف اس فرقہ کے اس نام سے مشہور ہونے کے سبب یہ لفظ انکے حق مین بولتی ہے (چنانچہ گورنمنٹ پنجاب نے اپنے سرکلر* مجریہ ۱۹ - اکتوبر ۱۸۸۶ء مین اور گورنمنٹ ممالک مغرب وشمال و اودہ نے اپنی یادداشت* نمبری ۲۷۹ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۸۸۸ء مین اس امر کا اظہار کیا ہے) اور اسی طور پر بعض خواص ملک (جنکو گروہ اہلحدیث سے کوئی مذہبی وغیرہ عناد نہین ہے) صرف شہرت عام کی نظر سے اس لفظ کو ان کے حق مین استعمال کرتے ہین - ولیکن چونکہ یہ لفظ ایک مدت سے برے معنے مین مشہور ہو چکا ہے اور جہان کہین گورنمنٹ کی تحریرات و احکام مین اس گروہ کے مخالفین اس گروہ کی نسبت یہ لفظ مستعمل دیکھتے ہین - وہان اس لفظ کے یہی معنے وہ لوگ مراد قرار دیتے ہین (گو گورنمنٹ کے ارادہ مین وہ معنے نہون) اور انہی لوگون کی تقلید و پیروی بعض افسران گورنمنٹ (جو گورنمنٹ کے اصول و پالسی کا لحاظ نہین کرتے) اختیار کرکے اس فرقہ کو اس لفظ سے یاد کرتے اور حقارت سے دیکھتے ہین - لہذا یہ فرقہ گورنمنٹ کا دلی خیر خواہ گورنمنٹ سے اس درخواست کرنے کی جرات کرتا ہے - کہ گورنمنٹ اپنی خیر خواہ رعایا کی نسبت ایسے لفظ کا استعمال جسکو فساد پسند و بدنیت لوگ برے معنے پر حمل کرتے ہین قطعاً ترک کرے - بلکہ اس مضمون کا سرکلر مشتہر و متداول کردے کہ سرکاری احکام و تحریرات مین اس خیر خواہ فرقہ کی نسبت یہ لفظ قطعاً تحریر مین نہ آوے - اور اس فرقہ کو خصوصیت کے ساتھ مخاطب کرنا ہو تو بلفظ اہلحدیث (جو انکا پرانا خطاب ہے اور بجز اسکے وہ اپنا قومی خطاب اور کوئی پسند نہین کرتے) مخاطب کیا کرین" اس مضمون کی انگریزی و اردو مین خوب اشاعت ہوئی - اور اسکی انگریزی کاپی گورنمنٹ

* یہ تحریرات بعینہا رسالہ انگریزی نمبر (۱) مین - اور ان کا ترجمہ رسالہ اردو نمبر (۱۰) جلد ۸ مین منقول ہین +

پنجاب مین پیش کرکے یہ درخواست کی گئی کہ گورنمنٹ پنجاب خود بھی اس مضمون کیطرف توجہ فرمائے اور گورنمنٹ ہند کو بھی اسکی طرف توجہ دلائے ٭

اس درخواست کو ہمارے رحمدل اور فیاض لفٹنٹ گورنر پنجاب سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر بالقابہ نے معرض قبول مین جگہ دی اور بڑے زور کے ساتھ گورنمنٹ ہند کی خدمت مین اسکی قبولیت کے لئے سفارش کی ٭

مسلمانون کے حال پر رحم فرما و ہر دلعزیز ویسرائے و گورنر جنرل لارڈ ڈفرن بالقابہ نے بھی سر چارلس ایچیسن صاحب بالقابہ کی رائے رزین سے اتفاق رائے ظاہر فرمایا اور سرکاری کاغذات مین اس لفظ کی استعمال سے ممانعت کا حکم دیا اس حکم ممانعت استعمال لفظ "وہابی" کے ساتھ یہہ بھی احتمال تھا کہ اس فرقہ کو بجائے لفظ "وہابی" لفظ "غیر مقلد" سے مخاطب کیا جاتا اور اس باب مین اس گروہ کے بعض مہذب مخالفون یا ناواقفون کے خیال و مقال پر (جو اس گروہ کو لفظ غیر مقلد سے یاد کرتے ہین) اعتماد کیا جاتا۔ اس احتمال و خیال کی مدافعت کے لئے گروہ اہلحدیث کے وکیل خاکسار اڈیٹر نے مقام سملہ سے ایک اشتہار جاری کیا جسکا مضمون یہ تھا ٭

"جو لوگ ہماری درخواست مندرجہ نمبر ۹ جلد ۸ سے متفق ہین اور وہ اپنا مذہبی خطاب "اہلحدیث" پسند کرتے ہین۔ اور بجائے "اہلحدیث" "وہابی" یا "غیر مقلد" کہلانیکو برا جانتے ہین وہ اس مضمون کی ایک سطر اس اشتہار پر تحریر کرکے اسپر اپنا دستخط ثبت کرین"

اس اشتہار پر اہلحدیث مختلف صوبجات ہندوستان پنجاب۔ ممالک مغرب و شمال و اودہ۔ بمبی۔ مدراس۔ بنگال ممالک متوسط) کے تین ہزار ایک سو چھتیس ۳۱۳۶ اعیان و اشخاص نے یہ ظاہر کیا کہ ہم لفظ غیر مقلد کو بھی ویسا ہی برا جانتے ہین جیسا کہ لفظ وہابی کو